جانے والے کبھی نہیں آتے

جانے والوں کی یاد آتی ہے

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب نور اللہ مرقدہ کا کچھ ذکر خیر

حصہ اول

مرتب

عبدالسلام ابراہیم مارویا، لاجپوری

خادم مسجد قبا، اسٹامفورڈ ہل، لندن

سپوت چلا گیا

مفتی شفیع کا سپوت چلا گیا

جاتے جاتے سب کو رلا گیا

تاحیات خدمت دیں کرتا رہا

آئی جو مشکل سامنا کرتا رہا

ضعیفی میں بھی حوصلہ جس کا جوان تھا

دور اہتمام ان کا باکمال تھا

صفائی ستھرائی سے جن کا ناتا رہا

سدا وہ گیت اس کے گاتا رہا

حاصل ان کو علم میں پختگی تھی

محبت اکابر دل میں ان کے بسی تھی

تقریر و تحریر کی ادا بھی دلنشیں تھی

ہر سو دھوم جس کی مچی تھی

مفتی اعظم کا ملا لقب تھا

بڑا پاکیزہ ان کا نسب تھا

علماء کا کرتے خوب احترام تھے

اس عمل میں اپنی مثال آپ تھے

ہے دعا سلام کی خدا قبول کرے
صدقے پیارے حبیب کے مقبول کرے
ملے فردوس میں رفیع کو مقام رفیع
ہے خدا کی رحمت بہت وسیع

سلام لاجپوری

خاندان عثمانی

اللہ تعالی اپنے دین کی خدمت کے لئے جیسے افراد کا انتخاب کرتا ہے ویسے ہی خاندان کا بھی انتخاب کرتا ہے، باری تعالی نے ملک پاک و ہند میں جن خاندان کا خدمت دین کی خدمت کے لئے انتخاب فرمایا ہے ان میں ایک خاندان ہے ''خاندان عثمانی،، اس خاندان کا سلسلہ نسب تیسرے خلیفہ جن کا لقب ''ذی النورین،، ہے یعنی حضرت عثمان غنیؓ سے جا ملتا ہے، عثمانی خاندان کی ایک شاخ صاحب معارف القرآن، سابق مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا خاندان ہے، حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کی نسبت سرزمین دیوبند سے ہے گویا علمی سرزمین سے ہے، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کے والد مرحوم دارالعلوم دیوبند کے ہم عمر تھے یعنی جس دن دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی گئی ۱۵ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء اسی دن حضرت مولانا محمد یاسین صاحب کی ولادت ہوئی تھی گویا وہ دارالعلوم دیوبند کے ہم عمر تھے، بعد میں انہوں

نے دار العلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور عالم دین بنے،حضرت مولانا محمد یاسین صاحب حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ کے ہم سبق تھے، بعد میں تدریسی سلسلہ کا آغاز بھی دار العلوم ہی میں کیا اور سنا کہ ایک طویل عرصہ تک فارسی کے درجات کے مدرس رہے، بڑی غربت میں زندگی گذرتی تھی پھر بھی اپنی اولاد کو دین کی تعلیم دی چاہتے تو کسی دنیوی کام پر لگا سکتے تھے تا کہ دو پیسے ملتے مگر ایسا نہیں کیا، بعد میں وہی ہونہار بیٹا یعنی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ دام المدارس دار العلوم دیوبند کے کامیاب مدرس ہوئے، پھر جب مملکت پاکستان وجود میں آیا تو حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے پاکستان کو اپنا مستقل مسکن بنالیا اور وہاں ایک دینی ادارہ کی بنیاد رکھی جس کا نام دار العلوم دیوبند کے نام پر ”دار العلوم کراچی،، رکھا۔

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

آپ کو اللہ تعالی نے کثیر الاولاد بنایا تھا، ساتھ اللہ تعالی کا کرم یہ ہوا کہ اللہ تعالی نے آپ کی تمام اولاد کو باصلاحیت بنایا آپ کے ایک صاحبزادے نے بے نقط سیرت رسول اکرم لکھی تو کسی نے شاعری میں اپنا نام پیدا کیا تو کسی نے مملکت پاکستان میں دینی کتب خانہ لگایا، رہی بات آپ کے دو آفتاب وماہتاب صاحبزادگان کی جس سے میری مراد سابق مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحب ؒ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت

برکاتہم العالیہ کی شخصیت ہے تو ان کے علمی و دینی کارناموں سے ایک جہان نہ صرف واقف ہے بلکہ ان کے علوم سے خوب فیضیاب بھی ہورہا ہے، اول الذکر کا ابھی دو دن قبل انتقال ہو چکا ہے اور انہی کے تعلق سے کچھ باتیں تحریر کرنی ہیں، آخر الذکر بقید حیات ہیں دعا ہے اللہ تبارک وتعالی ان کے علم وعمل اور صحت وتندرستی میں خوب برکت نصیب فرمائے اور آپ کا سایہ عاطفت امت پر تادیر قائم رکھے، آمین

جلدی میں بطور تمہید یہ چند باتیں سپرد قرطاس کی ہیں، فی الحال اتنے ہی پر اکتفاء کرتا ہوں آئندہ قسط میں کچھ باتیں حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحب رحمہ اللہ کے متعلق تحریر کروں گا، ان شاء اللہ